



## سوال

(05) آدم علیہ السلام کی نبوت پر دلیل :

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا کہ آدم علیہ السلام کی نبوت پر کوئی دلیل نہیں اگر آپ کے پاس کوئی دلیل ہو تو ہمیں بیان کریں۔ (عبدالرحمن الخزرمی)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ معترض شاید ابا حنیفہ دھریہ میں سے ہو جو لوگوں کو ادیان سماویہ سے نکلنے کی دعوت دیتے ہیں آدم علیہ السلام کی نبوت پر کتاب و سنت اور اجماع امت کی ایسی دلیلیں ہیں کہ ان کا کوئی جواب نہیں۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ۚ ۳۳ ... سورة آل عمران

”اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام دنیا والوں پر ترجیح دے کر (اپنی رسالت کے لیے) منتخب کیا تھا۔“

یہ آیت آدم علیہ السلام کی نبوت پر صریح ترین دلیل ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

”یہ وہ پیغمبر ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے، اور ان لوگوں کی نسل سے جنہیں ہم نے نوح (علیہ السلام) کے ساتھ کشتی پر سوار کیا تھا“ (مریم : آیت 58)۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

”جب تمہارے رب نے فرشتوں 37 سے کہا تھا کہ ”میں زمین میں ایک خلیفہ 38 بنانے والا ہوں“ (البقرہ: 30)



آپ کی نبوت پر دلالت کرنے والی آیتیں بہت ہیں۔

سنت کی دلیل:

البوذری سے مروی ہے، کہتے ہیں: میں نے کہا اے اللہ کے رسول! نبیوں میں سے کون پہلے تھے؟ فرمایا: ”آدم (علیہ السلام پہلے تھے)“۔ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! وہ نبی تھے کیا: ”ہاں معلم تھے“ الحدیث۔ مسند احمد (5/178)۔ مشکوٰۃ: (511/2)۔ دیکھیں ابن کثیر، (585/1) مجمع الزوائد (160-159/1) اور (210/8)۔

رہا اجماع: تو تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ آدم علیہ السلام نبی تھے اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا تھا۔ اور اس میں پہلوں اور پچھلوں میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا اور ایسا اجماع قطع اور یقین کا فائدہ دیتا ہے اور باب عقیدہ میں اس کا انکار کفر بواج ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ الدین الخالص

ج 1 ص 47

محدث فتویٰ